bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

یادگار اعلیٰ حضرت امیرِ ملت مولانا الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب
محدّث علی پوری
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بامداد روحانی
حضرت مولانا پیر سید محمد حسین شاہ صاحب
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بامداد روحانی
حضرت مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بر الطافِ کریمانہ
حضرت مولانا الحاج معین الملت پیر سید
حیدر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم

انوار الصوفیہ

June July 1979

نگران
اعلیٰحضرت مولانا الحاج جوہر ملت
پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ

مدیر مسئول
غلام رسول گوہر

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور کوٹ عثمان خان

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور

جلد ۶۷ بابت ماہ جون، جولائی ۱۹۷۹ء شمارہ ۹، ۱۰

مندرجات

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵ روپے
ششماہی	۸ روپے
سہ ماہی	۵ روپے
فی شمارہ	۱/۵۰ روپے

دائرے میں سرخ نشان آپ کا چندہ ختم ہونے کی علامت ہے

گوہر

ایڈیٹر و پبلشر مولانا غلام رسول گوہر نے لاہور آرٹ پریس سے چھپوا کر کوٹ عثمان خان قصور سے شائع کیا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مکتبہ عرفان

مخزنِ جُودو علم

اے حبیبِ خدا اے شہِ دوسرا
تو زمانے کا سب سے بڑا رہنما

کتنی صدیاں ہے اپنے جلو میں لئے
ایک لمحہ ترے حُسنِ تخلیق کا

مخزنِ جُود و علم و ہدیٰ تیرا گھر
جس کو جو بھی ملا تیرے در سے ملا

بخش دی کنکریوں کو بھی تو نے زباں
اور ذروں کو تاروں کا ہمسر کیا

تیرے سائے میں دنیا نے پایا سکوں
یہ الگ بات ہے تیرا سایا نہ تھا

صبحِ صادق ترا حسنِ کردار ہے
حرفِ آخر ہے جو کچھ بھی تو نے کیا

تو نے تاریخ کو عظمتیں بخش دیں
تو نے انسان کا بول بالا کیا

عرش پر تو نے جس وقت پاؤں دھرے
فرش پر ناز کرنے لگا بوریا

کاظمی کو تو اپنی خبر تک نہ تھی
اس کو تُو نے خدا آشنا کر دیا

اکبر کاظمی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مکتبہ عرفان

تقدیم

برادران اہل سنت وجماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کتابچہ سے قبل، حضرت مولانا حافظ غلام رسول صدر المدرسین و مفتی اعظم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں کا ایک استفتاء کہ جہاں نمازی نماز پڑھ رہے ہوں یا کوئی سو رہا ہو، وہاں اونچی آواز سے ذکر کرنا، اوراد و وظائف پڑھنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا منع ہے۔ ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور کے مشترکہ شمارہ جنوری فروری میں شائع ہوا۔ چونکہ فتوے مدلل اور مبرہن تھا۔ کسی منصف اور ذی علم کو اس کے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا، اور طرفہ یہ کہ اس مسئلہ کی بابت حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوے فتاویٰ رضویہ جلد سوم کتاب الصلوٰۃ ص۵۹۶ سے بجنسہٖ نقل کر دیا تاکہ کسی سنی بریلوی کو اس کی تسلیم سے چارہ نہ ہو۔

فتوے کی مقبولیت اور اظہار حق کی برکت سے انوار الصوفیہ کے تمام شمارے لوگوں نے خریدے اور دفتر میں کوئی ایک شمارہ بھی باقی نہ رہا لیکن اس کی طلب اور مانگ کا سلسلہ منقطع نہ ہوا۔ اس لئے ضرورت یہ پڑی کہ اس کو دوبارہ انوار الصوفیہ میں شائع کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ایک اور استفتاء: کہ پاکستان میں جبکہ بعض قوانین اسلامی نافذ ہو چکے ہیں اور بعض دیگر کہ حکومت ان کو نافذ کرنے کا بھی وعدہ کر رہی ہے، قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اب بھی ہم اہل پاکستان کا جمعہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق

ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981



انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر
درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے
ایڈوکیٹ نقشبندی مجددی
علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ
اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معزالدین بختیار حسین جماعتی

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

شہروں میں فرض کے طور پر ادا ہوتا ہے یا نہیں - اس کے جواب میں حضرت مولانا حافظ غلام رسول صاحب نے ایک تفصیلی اور مدلل فتوٰے لکھا ہے اور حضرت قبلۂ عالم صاحب سجادہ آستانہ علی پور شریف حضرت جوہر ملت سید اختر حسین شاہ دامت برکاتہم نے اس کی اور اس سے پہلے فتوٰے کی تائید و توثیق کی ہے، اور دیگر تین چار علماء کے دستخط بھی ہیں - اس کو بھی اس رسالہ میں عوام کے استفادہ کے لئے لکھ دیا ہے۔ اور آخر میں ذکر والے مسئلہ پر بعض معاندین کے اعتراضات کے جواب میں ایک ضمیمہ بھی شامل کر دیا ہے -

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العالمین

غلام رسُول گوہر
جماعتی نقشبندی
ایڈیٹر انوار الصوفیہ - قصور

پیر انور حسین شاہ صاحب کا سالانہ عُرس

لاہور۔ بازار پاپڑ منڈی چوک متی مدرسہ حیات القرآن جماعتیہ میں حضرت مولانا الحاج پیر انور حسین شاہ صاحب کا سالانہ عرس شریف مؤرخہ ۵ رمضان المبارک بڑی شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے - جملہ یاران طریقت و اہل اسلام شامل ہو کر سعادت دارین حاصل کریں -

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مسئلہ احتیاط الظہر

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جب پاکستان میں احکام شرعیہ کا نفاذ کا حکم ہو چکا ہے اور بعض حدود جاری بھی ہو چکی ہیں تو کیا اب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گاؤں میں جمعہ پڑھنا فرض ہو گیا ہے؟ اور جن گاؤں میں قدیماً جمعہ پڑھا جاتا ہے، ان گاؤں میں اب فرض کی نیت سے پڑھا جائے یا نہ؟ اور علمائے احناف کے نزدیک گاؤں میں جمعہ کسی صورت میں بھی فرض کی نیت سے پڑھا جا سکتا ہے یا نہیں؟

نیز چھوٹے بڑے شہروں میں جمعہ اب بہ نیت فرض پڑھا جائے یا نہ؟ کتب فقہ کے حوالہ جات سے تحریر فرما کر فلاح دارین حاصل کریں۔

المستفتی: سید نذیر حسین شاہ نمبردار
چک ۲۶ جنوبی۔ بھلوال ضلع سرگودہا

الجواب بعونہٖ تعالیٰ

نماز جمعہ فرض ہے جس کی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے۔ اس کے بارہ شرائط ہیں جن میں ایک شرط مصر (شہر) ہے۔ علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل فرغانی المتوفی ۵۹۳ھ صاحب ہدایہ جو کہ اصحاب ترجیح سے ہیں اور فقہائے کرام کے طبقات سبعہ سے پانچویں طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، تحریر فرماتے ہیں:

لا تصح الجمعۃ الا فی مصر جامع او فی مصلی المصر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ولا تجوز فی القرٰے لقولہ علیہ السلام لا جمعۃ و لا تشریق ولا فطر ولا اضحیٰ الا فی مصر جامع :

جمعہ نہیں ہوتا مگر شہر یا شہر کی عید گاہ میں اور گاؤں میں جائز نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا : جمعہ اور عیدین کی تکبیریں اور نماز عیدین شہر کے سوا جائز نہیں ۔

شیخ ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں :

ان قولہ تعالیٰ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ لیس علے اطلاقہ اتفاقاً بین الائمہ اذ لا یجوز اقامتہا فی المبراری اجماعاً ولا فی قریۃ عند الشافعی فکان خصوص المکان مراداً بالاجماع فقدر الشافعی قریۃ الخاصہ وقدرنا المصر وھو اولی لحدیث علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو لو عورض بفعل غیرہ کان علے مقدماً علیہ ثخیف و لم یتحقق معارضۃ ما ذکرنا ایاہ ولھذا لم ینقل عن الصحابۃ انھم لما فتحوا البلاد واشتغلوا بنصب المنابر والجمعہ فی الامصار دون القرٰے ۔

اللہ تعالیٰ کے قول فاسعوا الیٰ ذکر اللہ اپنے اطلاق پر نہیں ، کیونکہ تمام ائمہ بالاتفاق جنگلوں اور شافعی عام بستیوں میں جمعہ کے قیام کے قائل نہیں ہیں ، بلکہ مکان کی تخصیص کرتے ہیں ، شافعی قریہ مخصوصہ مراد لیتے ہیں ، ہمارے نزدیک شہر ہے اور شہر مراد لینا ہی بہتر ہے ، کیونکہ حدیث علی رضی اللہ عنہ موجود ہے اور اگر کسی دوسرے کے فعل کے ساتھ معارضہ کیا جائے تو پھر علی ہی مقدم ہیں ۔ پس یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ ابھی تک

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

معارضہ ثابت نہیں ہوا، اور اسی لئے صحابہ سے منقول نہیں ہوا کہ جبھی انہوں نے شہر فتح کئے اور مقابر اور جمعہ کے تقرر کے لئے مشغول ہوئے تو انہوں نے شہروں میں جمعے قائم کئے گاؤں میں نہیں۔ صاحب ہدایہ اور علامہ ابن ہمام کی کلام سے معلوم ہوا کہ جمعہ شہر میں ہوتا ہے گاؤں میں احناف کے نزدیک جائز نہیں،

پاکستان میں اگرچہ بعض احکام شرعیہ کا نفاذ ہوچکا ہے۔ لیکن احکام شرعیہ کے نفاذ سے جمعہ شہروں میں فرض ہوگا اور شہروں میں فرض کی نیت سے پڑھا جائے گا۔ کیونکہ جمعہ فرض ہے اور فرضیت بھی نص قطعی سے ثابت اعلیحضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں گاؤں میں جمعہ فرض ہی نہیں ہے احکام شرعیہ کے نفاذ سے گاؤں متاثر نہیں ہوں گے کہ گاؤں میں بھی جمعہ فرض سمجھا جائے بلکہ گاؤں اور قصبوں میں جمعہ نہ پڑھا جائے گا۔

فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں:

مذہب حنفی میں فرضیت جمعہ وصحت جمعہ وجواز جمعہ سب کے لئے مصر مشروط ہے۔ دیہات میں نہ جمعہ فرض نہ اس کی ادا جائز، نہ صحیح۔ اگر پڑھیں گے تو ایک نفل نماز ہوگی ظہر کا فرض سر سے نہ اترے گا کیونکہ جمعہ گاؤں والوں پر واجب ہی نہیں ہے بلکہ جمعہ کے لئے شہر ہونا شرط لازمی ہے اور شہر وہ آبادی ہے جس میں متعدد کوچے ہوں، دوامی بازار ہوں۔ وہ پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور اس میں کوئی حاکم مقدمات رعایا فیصلہ کرنے پر مقرر ہو جس کی حشمت و شوکت اس قابل ہوں کہ مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ جہاں یہ تعریف صادق آئے وہ شہر ہے۔

اعلیحضرت فرماتے ہیں کہ شہر کی تعریف یہی صحیح اور ظاہر روایت کے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مطابق ہے۔ پانچ کتابوں: مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، زیادات، سیر صغیر وکبیر کی روایت کو ظاہر روایت کہا جاتا ہے اور مبسوط اصل میں قاضی ابو یوسف کی تصنیف ہے اور امام محمد نے اس کے تشریحات لکھے ہیں۔ دیگر اربعہ کتب امام محمد کی تصنیف ہیں جن میں سیر کبیر سنز جلدوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ جامع کبیر کے بعد جو فروع یاد آئے ان کو زیادات کی شکل میں پیش کیا۔ فقہ حنفی کا مدار ان کتب خمسہ پر ہے جن میں ابوحنیفہ کے مسائل روایۃً مذکور ہیں۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے مصر کی وہ تعریف کی ہے جو کہ ظاہر روایت کے مطابق ہے۔ جہاں جمعہ کے جواز کا ہوتا ہے۔ اسی کو صاحب ھدایہ نے ترجیح دی ہے اور اسی کو صاحب درمختار جو کہ طبقہ ستہ (چھٹا) سے تعلق رکھتے ہیں روایت کا قوی ہونا اور ضعیف ظاہر روایت ہونا اور نادر روایت ہونے کو بیان کرتے ہیں۔ لہذا جمعہ شہر میں ہوگا۔ دیہات، گاؤں ــ اور بستیوں میں نہ فرض ہے نہ جمعہ کی ادائیگی ہوگی۔ بعد میں نماز ظہر گاؤں میں پڑھی جائے گی۔ گاؤں میں جس جگہ جمعہ نہیں ہوتا وہاں جمعہ شروع نہ کیا جائے اور جہاں شروع ہو چکا ہے اس کو منع نہ کیا جائے۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاوٰے رضویہ ص۱۹ میں لکھتے ہیں۔ اگر عوام پڑھتے ہوں تو ان کو منع کرنے کی ضرورت نہیں کہ عوام جس طرح اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے جہاں یہ ضرورت ہے کہ یہ عوام بعد میں نماز ظہر پڑھیں۔ بہرکیف جمعہ فرض ہے لیکن شہروں میں ــ اور دیہات اور بستیوں میں جمعہ فرض نہیں ہے ادائیگی جمعہ سے جمعہ نہیں ہوگا اور شہروں میں جمعہ اب فرض ہی سمجھ کر پڑھا جائے کیونکہ احکام شرعیہ نافذ ہو چکے ہیں، گاؤں میں جب واجب ہی نہیں تو فرض کی نیت کا کیا مطلب، بلکہ گاؤں میں بنیادی

بقیہ ص۲۵ پر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

نماز کے بعد اُونچی آواز سے ذکر کرنا جبکہ کوئی نماز میں مصروف ہو، منع ہے

تحریر: مولانا غلام رسول صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ بہت سے لوگ مسجد میں با آواز بلند درود شریف اور وظائف و تلاوت کر رہے ہوں اور بہت سے لوگ ان کے پاس فرض نماز ادا کر رہے ہوں اور ان سے علیحدہ ہو کر بھی نماز پڑھتے ہوئے آواز کانوں میں پہنچتی ہے۔ لوگ بھول جاتے ہیں، خیال بہک جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر کلمہ شریف کا ذکر بلند آواز کے ساتھ کرنا، اسی طرح قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز سے کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بلند آواز سے ذکر جہر کرنے والے اور وظائف کرنے والے کو منع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ یعنی آہستہ پڑھنے کو کہنا اور بالجہر سے منع کرنا۔ اگر نہ مانے تو کہاں تک منع کرنا جائز ہے؟

کتب فقہ کے حوالجات مع تراجم کے اور دیگر علماء کے فتووں سے مفصل تحریر فرمائیں۔

نیز جو اس زمانہ میں نئی اختراع شروع کی گئی ہے اور عام طور پر رواج پکڑ چکی ہے کہ امام جب فرض نماز میں بائیں جانب سلام پھیرتا ہے تو فوراً ذکر اذکار کی جہر مفرط کے ساتھ مسجد گونج اٹھتی ہے اور جو مقتدی اپنی بقایا فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں وہ نماز بھول جاتے ہیں اور ان کی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

نمازیں خراب ہو جاتی ہیں - ان لوگوں کو فرض نماز خراب کرنے سے منع کیا جائے یا نہ؟ مفصل تحریر فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

المستفتی

سید مزمل حسین شاہ جماعتی گجراتی

الجواب بعونہٖ تعالیٰ

صورت مسئولہ مذکورۃ الصدر میں خلل اندازی نماز اور دیگر مشاغل کے متعلق دریافت کیا گیا ہے - ذکر جہر مفرد کے متعلق سوال میں کچھ دریافت نہیں کیا گیا بلکہ ایسے ورد و وظائف جس سے نمازی نمازیں بھول جاتے ہیں اور ان کی نمازیں خلل واقع ہوتا ہے اور وہ بہک جاتے ہیں اور نماز غلط ادا کرتے ہیں، سونے والوں کی نیند خراب ہوتی ہے - کام کرنے والوں کا کام بند ہو جاتا ہے - دنیاوی کام چھوٹ جاتا ہے - علیٰ ھذا القیاس بہت سی ایسی چیزوں کے متعلق سوال میں دریافت کیا گیا ہے - اس کے متعلق مجدد العصر فاضل بریلوی حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب نور اللہ مرقدہ کا فتوائے فتاوٰے رضویہ صفحہ ۵۹۶ کتاب الصلوٰۃ میں سے درج کیا جاتا ہے

الجواب کے تحت فرماتے ہیں بعینہٖ : بے شک ایسی صورت میں اس کو جہر سے منع کرنا فقط جائز نہیں بلکہ واجب ہے کہ نہی عن المنکر ہے اور کہاں تک کا جواب یہ کہ تا حد قدرت جس کا بیان اس ارشادِ اقدس حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے :

من رایٰ منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان

" جو تم میں کوئی ناجائز بات دیکھے اس پر لازم ہے کہ اپنے ہاتھ سے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مٹادے ، بند کردے اور اس کی طاقت نہ پائے تو زبان سے
منع کرے ، اور اگر اس کی قدرت نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور
یہ سب میں کمتر درجہ ایمان ہے ۔"

اور جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور قرآن عظیم کے استماع کے لئے کوئی فارغ نہ ہو، وہاں جہراً تلاوت کرنے والے پر اس صورت میں دوہرا وبال ہے۔ ایک تو وہی خلل اندازی نماز وغیرہ کہ ذکر جہر میں تھا۔ دوسرے قرآن عظیم کو بے حرمتی کے لئے پیش کرنا۔ ردالمحتار میں ہے :

فی الفتح عن الخلاصة رجل یکتب الفقہ وبجنبہ رجل یقرأ القرآن فلا یمکن استماع القرآن فالاثم علی القاری وعلی ھذا لو قرأ علی السطح والناس نیام یأثم اھ ای لانہ یکون سببا لاعراضھم عن استماعہ اولانہ یؤذیھم بایقاظھم۔ اسی میں غنیہ سے ہے : یجب علی القاری احترامہ بالا یقرءہ فی الاسواق ومواضع الاشتغال فاذا قراہ فیھا کان ھو المضیع لحرمتہ فیکون الاثم علیہ دون اھل الاشتغال دفعا للحرج واللہ اعلم

اور ص۵۹ پر تحریر فرماتے ہیں :

جہاں کوئی نماز پڑھ رہا ہو یا سوتا ہو کہ بآواز پڑھنے سے اس کی نماز یا نیند میں خلل آئے گا۔ وہاں قرآن مجید اور وظیفہ ایسی آواز سے پڑھنا منع ہے۔ مسجد میں جب اکیلا تھا اور باآواز پڑھ رہا تھا۔ جس وقت کوئی شخص نماز کے لئے آئے فوراً آہستہ ہو جائے ، اس زمانہ کے فقیہہ اعظم فرماتے ہیں کہ اس کا منع کرنا واجب ہے یعنی منع کرنا دلیل شرعی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کے ساتھ ثابت ہے اور منکر شرعی یعنی گناہ کرنے والا مزید اس پر مستمر رہنے والا سزا کا مستحق ہے اور گناہ سے منع کرنے والا جزا کا مستحق ہے کیونکہ گناہ سے روک رہا ہے ۔ فافہم فتدبر (فتاوی نظامیہ جلد ۲ ص ۳۳)

ایسے ہی سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :

"مسجد میں اس طرح پکار کر ذکر کرنا جس سے دوسرے نمازیوں کی نماز اور قرأت میں خلل آئے شرعاً مکروہ ہے"

درمختار کتاب الصلوٰۃ باب مایکرہ فی الصلوٰۃ میں ہے :

ویکرہ دفع الصوت بذکر

اسی جگہ شامی جلد اول ص ۴۶۳ میں ہے :

اجمع العلماء سلفاً وخلفاً علی استحباب ذکر الجماعۃ فی المساجد وغیرھا الا ان یشوش جھرھم علی نائم او مصلی او قاری ۔ (مجموعہ فتاوی عبدالحی جلد دوم کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۰۴)

اسی قسم کے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس قسم کا ذکر حضرت نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور ائمہ سے منقول نہیں اور بتصریح علمائے حنفیہ اور غیر حنفیہ ذکر بعد صلوٰۃ کے سراً مستحب ہے نہ جہراً ، اور اس فتوے کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں :

جمیعاً عن الجھر بالذکر والدعاء عند الفراغ من الصلوٰۃ

ان کان فی جماعۃ فان ذلک من البدع

اور نصاب الاحتساب سے نقل فرماتے ہیں :

اذا کبروا علے اھل الصلوٰۃ جھراً یکرہ فانہ بدعۃ

آخیر میں تحریر فرماتے ہیں : بدون ان اعراض کے اس کا انتظام واہتمام کرنا چاہیے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کو سوال میں مذکور ہے۔ خلاف طریقۂ نبویہ اور سلف صالحین ہے۔ اسی مجموعہ فتاویٰ جلد دوم کتاب الذکر میں ص۲۷ پر ہے۔

وصرح کثیر من الحنفیۃ منھم صاحب الھدایۃ ان الجھر بذکر بدعۃ والاصل فیہ الاخفاء والحاصل ان الجھر وان کان جائز الکن المفرط منہ منھی عنہ والسر افضل من الجھر الغیر المفرط کیف والجھر المفرط یستلزم مفاسد منھا ایقاظ النیام ومنھا شغل قلوب المصلین وھو یفضی الی سھوھم ومنھا ترک الخضوع مما ینبغی الی غیر ذلک من المفاسد التی لا تخفی کبیری۔

شرح منیۃ المصلی کے ص۵۶۸ پر ہے:

ویکرہ دفع الصوت فیھا بالذکر وقرأۃ القران وفی فتاوی الحصر انھا کراھۃ تحریم واختارہ الائمہ وقال علاء الدین ترک الاولی ومن اراد الذکر والقرأۃ فلیذکر ولیقرأ فی نفسہ۔

تفسیر روح المعانی آٹھواں پارہ آیت شریفہ ادعوا ربکم کے تحت فرماتے ہیں۔

اوکان فی الجھر تشویش علی نحو مصلی اونائم اوقاری او مشتغل بعلم شرعی۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ثانی ص۲۲۳ پر تحریر فرماتے ہیں:

وفیہ نظر من وجوہ منھا نسبۃ نفی مطلق الکراھۃ الی الامام الاعظم وھو افتراء علیہ اذ من مذھبہ کراھۃ دفع الصوت فی المسجد ولو بالذکر حیث لم یشوش علی المصلین اولم یکن ھنا مصلون۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تلخیص کلام یہ ہے کہ اکثر احناف بلکہ جمیع فقہائے کرام بلند آواز سے
ذکر کرنے کو منع کرتے ہیں۔ جب کہ نمازیوں کی نماز اور سونے والوں کی نیند وغیرہ
میں خلل پیدا کرے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کراہت کی نفی کی جو نسبت
کی گئی ہے اس کے متعلق رتبیس الحنفیہ ملا علی قاری تردید کرتے ہوئے
تحریر کرتے ہیں کہ یہ امام اعظم پر افتراء اور بہتان ہے کیونکہ امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کا مذہب ہی یہ ہے کہ مسجد میں بلند آواز سے ذکر ممنوع اور مکروہ ہے۔
اگرچہ وہاں نمازی نہ ہوں۔ صاحب ہدایہ جو کہ احناف کے عظیم فقیہ ہونے کے
علاوہ فقہائے کرام کے پانچویں طبقہ اصحاب ترجیح سے ہیں ۱۰ اصول بیان کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ ذکر جہراً بدعت ہے۔ پھر جہاں پر صرف ذکر جہراً مکروہ کہا
گیا ہے وہاں مکروہ تحریمہ مراد ہے۔ کیونکہ ضابطہ یہ ہے کہ جہاں پر مطلق کراہت
ہے وہاں کراہت تحریمی مراد ہے۔ اسی وجہ سے صاحب کبیری نے کراہت تحریمی
پر نص کر دی ہے اور کہا ہے کہ یہی ائمہ کرام کا مختار اور مفتی بہ قول ہے۔
پھر اس طرح کا ذکر جو کہ صورت مسئولہ میں استفسار کیا ہے۔ ایک اختراعی اور
وضعی اور جعلی صورت ہے جس کا ثبوت دور تک نہیں ملتا۔ بلکہ طریقہ نبویہ اور
تشریعی صورت اور سلف صالحین کے خلاف ہے جس کا ثبوت دور تک نہیں
ملتا۔ بلکہ طریقہ نبویہ اور تشریعی صورت اور سلف صالحین کے خلاف ہے پھر
فقہائے کرام کا مسئلہ ذکر بالجہر کو مکروہات صلوٰۃ کے تحت ذکر کرنا ہیئت کذائیہ
کی ناپسندیدگی پر واضح دلیل ہے کہ ایسا ذکر مکروہ تحریمہ اور ناجائز ہے۔ اعلیٰحضرت
فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہٗ نے تو ایسے ذکر (صورت مسئولہ) کو نہی عن المنکر
کا فرد اور جزئی قرار دیکر ممنوع قرار دیا ہے۔ تاکہ ایسے ذکر کی صورت
جواز باقی نہ رہے۔ کیونکہ ایسے ذکر سے منع نہی عن المنکر ہے اور ذکر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کی بیت کذائیہ مذکورہ و مسئولہ منکو ہے اور اس سے مانع امر بالمعروف کا مصداق ہے لہذا ایسا ذکر مساجد میں نہ کیا جائے۔

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

محررہ

غلام رسول مدرس مدرسہ نقشبندیہ

علی پور شریف ضلع سیالکوٹ

بتاریخ ۱۲/۷/۸ ۳۰

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

مولانا مفتی غلام رسول صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں نے نہایت محققانہ و عالمانہ تحقیق کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ فرض نماز پڑھنے والوں کے پاس کسی قسم کا کوئی ورد وظیفہ، تلاوت قرآن یا ذکر اذکار جو نمازی کی فرض نماز میں خلل انداز ہوں اور اس کو بھلا دیں اور اس کے خیال کو بہکا دیں - یا کسی بیمار یا دنیاوی کام کاج میں مشغول یا نائم یعنی سونے والا ہو تو اس کو بیزار کر دیں اور وہ اس کے سننے کے لئے فارغ نہ ہوں۔ ایسے مواقع میں قرآن پاک کا پڑھنا منع ہے بلکہ نہ سننے والے کا گناہ بھی پڑھنے والے کے ذمہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ مفتی صاحب مذکور نے نہایت عمدہ طریقے سے فقہ کے جزئیات بمع حوالجات نقل کئے ہیں حنفی المذہب ان کا انکار کس طرح کر سکتا ہے فقہ کے تمام دلائل دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود اگر کوئی حنفی المذہب انکار کرے تو یہ اس کا دیدہ دلیری ہے اور پھر وہی رٹ لگائے اور اس پر عمل کرے تو وہ حنفی کہلانے کا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مستحق نہیں ہے البتہ اہل حدیث یا وہابی کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ وہ تمام فقہ کا انکار کر رہا ہے اور اپنے امام کے فرمان اور فقہائے کرام کے جزئیات کو ٹھکرا رہا ہے بلکہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑا ہوا ہے اور اپنے پوچ دلائل کو اور من گھڑت باتوں بلکہ قصے کہانیوں سے اپنے مدعا کو ثابت کر رہا ہے۔ مقلدین کے پاس اپنے امام کے اقوال سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔

اندریں حالات تمام احناف سے ادب کے ساتھ گزارش ہے یا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال پر عمل پیرا ہو جائیں یا پھر حنفی کہلانا چھوڑ دیں خاص طور پر اتنا ضرور کریں کہ خالص حنفی المذہب صحیح مقلدین پر بہتان طرازی سے باز آجائیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

سید اختر حسین جماعتی علی پوری
ضلع سیالکوٹ

الجواب صواب
محمد اسماعیل جماعتی علی پوری

مفتی صاحب نے نہایت عمدہ طریقے سے فقہائے کرام کے اقوال بمع صفحات سے اپنے فتوے کو مزین فرمایا ہے۔ تمام مقلدین حضرات کے لئے ضروری ہے کہ اپنے امام صاحب کے مذہب پر عمل پیرا ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

سید افضل حسین جماعتی علی پوری
ضلع سیالکوٹ

فقہائے کرام کے اقوال سے حضرت امام اعظم رح کا مذہب روز روشن کی طرح روشن ہو گیا ہے۔ اب عوام الناس کو نئی بدعات اور اختراعات سے باز رہنا چاہیئے۔

احقر
حافظ نواب دین علی پور سیداں
حال خطیب دھرو میتگرا ضلع سیالکوٹ

---

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ط

دین اسلام ہمیشہ زندہ و تابندہ رہیگا

تحریر : غلام رسول گوہر حنفی، نقشبندی، مجددی، جماعتی قصور

دین اسلام ایک کامل اور مکمل ضابطۂ حیات ہے : الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینًا جس کی شان میں آیا ہے ۔ ترجمہ اس آیت مبارکہ کا یہ ہے کہ رب العالمین جل شانہٗ نے فرمایا :

"اے بنی آدم یا ایمان والو! آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا (اسکے تمام اصول و مبانی واضح کر دیئے) اور اپنی نعمت تمہارے اُوپر پُوری کر دی (یعنے اپنا آخری رسول اپنا پیارا محبوب تمہاری ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجدیا) اور میں نے خود تمہارے دین کے لئے اسلام کو پسند کیا۔"

یہ دین جس طرح سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تاباں اور درخشاں تھا۔ اسی طرح آج بھی تاباں و درخشاں ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اس دین کی خوبی یہ ہے کہ قیامت کے دن تک باقی ہے ۔ اس کا رسول قیامت کے دن تک باقی ہے اس کی کتاب قیامت کے دن تک باقی ہے ۔ اس کے پیروکار اور ماننے والے قیامت تک باقی ہیں۔ اس کے اندر ایک تنکے برابر بھی اضافہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کسی قسم کی کمی ہوسکتی ہے ۔ زمانہ لاکھ کروٹیں بدلے مگر دین کوئی کروٹ نہیں بدلیگا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

دین کے اصول و فروع واضح ہیں۔ ان میں کوئی لچک نہیں ہے: وہی کلمہ ہے وہی اذان ہے۔ وہی قرآن ہے۔ وہی زکوٰۃ ہے وہی روزہ ہے اور وہی حج ہے۔ جو صحابہ کرام کے عہد میں تھا۔

اس دین کی حفاظت کے لئے داعی الی الحق، مجد دصفت، حق کے پروانے ہر زمانے میں موجود رہیں گے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب تک حق کہنے والے، حق پر مرنے والے دنیا میں موجود رہیں گے تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ بلکہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ جب تک ابراہیم خلیل اللہ کی صفت پر ہر زمانہ میں پاک نفوس باطل شکن اور حق کی شمع کو روشن کرنے والے موجود ہوں گے قیامت قائم نہیں ہوگی ۔۔۔ اگر اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا انتظام اپنے ہاتھ میں نہ لیا ہوتا تو اس دور میں جبکہ دین کی صورت کو مسخ کرنے کے لئے منظم کوششیں ہو رہی ہیں اور طرفہ یہ کہ اس پر عاشق رسول ہونے کے مدعی ہیں۔ دین ختم ہو گیا ہوتا مگر ہوا نہیں اس لئے کہ صحیح مسائل بیان کرنے والے خدا کے بندے آج بھی موجود ہیں۔

آج ایسے نفوس قدسیہ کی کمی نہیں جو دین اسلام اور سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اجاگر کرنے کے لئے سینہ سپر ہیں اور کسی سے ڈرتے نہیں۔ حقیقت میں محب رسول وہی جماعت ہے جو اہل سنت ہے۔ یعنے سنت کے داعی اور اس پر عمل کرنے والے ہیں، دین کے کسی مسئلہ کو اس کی اصلی شکل وصورت سے جو آج سے چودہ سو سال پہلے سے چلی آئی ہے عشق رسول کی آڑ لے کر بدلتے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی قرن اور دور میں نماز کے قعدہ آخیرہ میں جو درود شریف ابراہیمی پڑھا جاتا ہے اس کو بدلا نہیں گیا نہ وہابیوں نے بدلا نہ دیوبندیوں نے بدلا، کیوں؟ اس لئے کہ اس

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

درود شریف کو یہ شرف حاصل ہے کہ زبانِ نبوت سے نکلا ہے ورنہ اگر اس کی بجائے الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ بھی پڑھا جائے تو دیوبندیوں اور بریلویوں کے نزدیک نماز ہوجائے گی اس میں کوئی خرابی نہیں آئے گی اس لئے کہ درود شریف کا پڑھنا واجب یا سنت ہے۔ کوئی درود شریف بھی ہو مگر اس کو چھوڑ کر کوئی اور درود اختیار کرنا امت نے پسند نہیں کیا اس لئے کہ امت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمان خیریت نشان سے لے کر آج تک وہی پڑھا گیا ہے۔

ایسے ہی اذان واقامت کے الفاظ وکلمات اور مسائل اوران کی ہیئت اجماع امت سے ثابت ہے ہم سنیوں کو اس کی حفاظت اور پاسبانی کرنی اشد ضروری ہے۔ حق کے مقابلے میں فرقہ بندی، پارٹی بازی، تعصب، ضد اور حسد کرنا تقاضائے ایمان واسلام کے منافی ہے۔ بڑا افسوس ہے کہ آج بدعات کی ایجاد کو عشق رسول کا نام دیا گیا ہے۔ حالانکہ علما نے فرمایا ہے جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے گویا دین کی عمارت کو گرانے کی کوشش کی۔ مقلدین کو مذہب میں دین کے فروع ومسائل میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرنی ضروری ہے اور جو فقہا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب ومسلک کے مبیّن اور شارح ہیں ان کا قول اور فتوائے درحقیقت حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی کا قول اور فتوائے ہے۔ فقہ حنفیہ پر عمل کرنا حنفیوں کے لئے اشد ضروری ہے۔

حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی حنفی المذہب تھے وہ فقہ حنفیہ کے مبلغ اور داعی تھے۔ ان کا فتوائے جو انہوں نے فقہی دلائل کے ساتھ فتاوائے رضویہ ص ۵۹۶ پر لکھا ہے، قابل تسلیم اور قابل عمل ہے جو اس

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سے انکار کرتا ہے حقیقت میں وہ حنفیت اور بریلویت سے انکار کرتا ہے اور اہل حدیثوں یا غیر مقلدوں کے زمرہ میں شامل ہو رہا ہے۔ اس فتوےٰ کا ماحصل اور خلاصہ یہ ہے کہ جہاں نمازی نماز میں مشغول ہوں یا کوئی سویا ہوا ہو وہاں اونچی آواز سے ذکر کرنا، ورد و وظائف پڑھنا منع اور اس سے تا بحدِ امکان اور قدرت روکنا واجب ہے اس لئے کہ نہی عن المنکر ہے۔

یہ فتوےٰ ماہنامہ انوار الصوفیہ کے مشترکہ شمارہ جنوری فروری میں شائع ہوا اس فتوے کو بھیجنے والے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الحاج جوہر الملت سید پیر اختر حسین شاہ صاحب علی پوری دامت برکاتہم ہیں اور ناقل و مرتب حضرت مولانا مفتئ اعظم علامہ حافظ غلام رسول صاحب صدر المدرسین مدرسہ نقشبندیہ ہیں، میں تو صرف بحکم اعلیٰ حضرت اس کا شائع کرنے والا ہوں اس پر قصور کوٹ بدر دین اور کوکاں والی مسجد والوں نے میرے خلاف ایک طوفان کھڑا کر دیا اور مجھے بدنام کرتے اور پریشان کرنے میں جو ان سے ہو سکا، انہوں نے کیا۔ مجھے وہابی دیوبندی کہا اور فتوے کا انکار کیا۔ اور قرآن اور حدیث کے درس کو روک دیا کہ یہ وہابی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

جاننا چاہیئے کہ دین میں عقل و دانش کی اشد ضرورت ہے۔ مستحبات یا اولےٰ کی ترک سے کوئی شخص بھی قابل ملامت نہیں ہوتا۔ ہاں جس کا ذکر کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی اس کو ترک کرے تو قابل ملامت ہے اور اس کو قیامت کے دن عذاب بھی ہوگا۔ میں حیران ہوں کہ فتویٰ مذکورہ رسالہ میں چھاپنے سے ان لوگوں نے خدا ان کو ہدایت دے مجھ کو وہابی دیوبندی مشہور کیا اور لوگوں میں یہ کہکر مجھے بدنام کرنا شروع کیا کہ میں نعوذ باللہ من ذالک درود شریف پڑھنے سے یا ذکر کرنے سے روکتا ہوں۔ اس سے محض لوگوں کو میرے خلاف بھڑکانا مقصد

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تھا کہ لوگ اس کے خلاف ہو جائیں اور بھر مسجد سے اس کو جواب ہو جائے۔ نہ کہیں درس دے اور نہ کہیں وعظ کرے۔ اور نہ کہیں جمعہ پڑھائے۔ اور یہ لوگ کسی حد تک اس میں کامیاب ہو بھی گئے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ اگر کسی مانع شرعی کیوجہ سے کسی نیک کام سے روکا جائے تو اس کا یہ مطلب لینا کہ اس نیک کام سے مطلقاً روکتا ہے بجز جہالت کے اور کیا ہے؟ اس کی مثال یہ ہے کہ صبح کے وقت جب سورج طلوع کر رہا ہو اس وقت کسی کو یہ کہنا کہ اب نماز نہ پڑھ منع ہے تو کیا اس کا یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ یہ مطلق نماز سے روکتا ہے۔ یا کوئی شخص گندی غلیظ حالت میں ہے اور اس کو اس حالت میں درود شریف پڑھنے سے روکا جائے تو اس کا یہ مطلب کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ درود شریف پڑھنے سے روکتا ہے۔ میرے قارئین میری یہ سطور غور سے پڑھیں میرے متعلق جو معاندین نے اتہام یا الزام لگایا ہے وہ کچھ اسی قسم کا ہے۔ (اللہ ہی ان سے بدلہ لے گا یا ان کو ہدایت دے گا) گوش حق نیوش سے سنیئے اور ضد سے باز آیئے کہ مقلد کے لئے لازم ہے کہ اپنے امام یا اس کے مقلدین فقہا و علما کے قول اور تحقیق کی اتباع کرے۔ احادیث کو آئمہ مجتہدین خوب جانتے تھے خود فقہ کے خلاف اس پر عمل نہ کرے۔ ورنہ ہم کو چاہیئے کہ ہم نماز میں رفع یدین کریں سینے پر ہاتھ باندھیں، امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھیں، اونچی آواز سے آمین کہیں، رمضان میں آٹھ رکعت تراویح پڑھیں کیونکہ یہ سب کچھ حدیث سے ثابت ہے

جس حدیث کو معاندین بیان کرتے ہیں اس کے تحت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لمعات میں لکھا ہے: وقیل کان ذالک ایام التشریق بمعنی وھذا اوفق بمذھب ابی حنیفہ فی کراھتھم الجھر بالذکر فی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ادا ماورد ولهذا الوجوب قضاء التكبيرات العيد والتشريق۔

اور کہا گیا ہے کہ قضا یہ یعنے تکبیر کا باواز کہنا ایام تشریق میں منا ہیں

اور یہ قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے بہت موافق ہے۔

اس لئے کہ ان کے نزدیک ذکر میں جہر مکروہ ہے سوائے ان مقامات کے جہاں

جہر کے ساتھ ذکر کرنا شرع میں وارد ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تکبیرات عیدین

اور تشریق کی قضا واجب نہیں ہے۔ انصاف پسند آدمی کیلئے میری یہ مختصر

تحریر مسئلہ کی وضاحت و نقاحت میں کافی ہے اور ضدی کیلئے بڑے بڑے

دفتر بھی ناکافی ہیں۔

آج کل قصور کے کثیر خطباء، عوام نواز اور واعظین اور ان کے اتباع اور

عوام اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ کو صرف نعت گو شاعر کی حیثیت سے پہچانتے ہیں

اور فقہ میں جو ان کی تحقیق اور کاوش کا مقام ہے اس سے بالکل ہی

ناآشنا ہیں اور ان کو یہ معلوم نہیں کہ انھوں نے اپنی تصانیف میں کیا لکھا

ہے۔ مثلاً فتاوی رضویہ صـ۱۲۸ جلد سوم ایک سوال کے جواب میں رقمطراز ہیں

حدیث صحیح میں قرآن مجید باواز اس جگہ پڑھنے سے جہاں لوگ نماز پڑھ رہے

ہوں ممانعت فرماتی ہے۔ اور قرآن عظیم نے حکم فرمایا کہ جب قرآن پڑھا جائے

کان لگا کر سنو اور چپ رہو، تو ایسی جگہ جہر سے پڑھنا ممنوع، دو یا زیادہ

آدمیوں کا باواز پڑھنا اور شدید ممنوع ہے کہ مخالف قرآن اور قرآن

عظیم کی بے حرمتی ہے۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ آہستہ پڑھیں اور نفل پڑھنے

والے نفل سے نہیں روکے جا سکتے۔ نفل نماز مستحب تلاوت سے افضل ہے

کہ اس میں تلاوت بھی رکوع بھی سجود بھی۔ واللہ تعالے اعلم

اس فتوی کا ماحصل یہ ہے کہ جہاں نماز پڑھی جا رہی ہو وہاں باواز

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

قرآن پڑھنا منع ہے اور اپنی تلاوت کیلئے نفل پڑھنے والے کو نہیں روکا جاسکتا۔ اس لئے کہ نفل مستحب تلاوت قرآن سے افضل ہے۔ اس فتویٰ میں جو قرآن کا حکم ہے وہی ذکر کا حکم ہے۔ یعنے نماز پڑھنے والوں کے قریب باآواز ذکر کرنا بھی منع ہے، جیسے اونچی آواز سے قرآن پڑھنا منع ہے۔

ہمارے مخالفین فتاویٰ رضویہ سے جو اعلیٰحضرت کی فقہ میں بے مثال تصنیف ہے جس کو ہم مانتے ہیں اور اس کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں ہرگز ہرگز ہماری تصریح کے خلاف نکال کر پیش نہیں کر سکتے اور سنیے اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رضویہ میں لکھا ہے کہ جس کو نماز کے مسائل کا علم نہیں اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ جلد دوم ص۱۷

اس سے معلوم ہوا کہ ہر امام کیلئے نماز کے مسائل کا از بر ہونا ضروری ہے اور اس کیلئے کم از کم منیۃ المصلی یا نور الایضاح یا مالا بد منہ یا رسالہ رکن الدین یا بہار شریعت کا وہ حصہ ہے جو مسائل نماز پر مشتمل ہے، کسی استاد سے پڑھنا ضروری ہے۔ ہمارے موجودہ امام چونکہ یہ کتابیں نہیں پڑھتے اور مسائل نماز سے ناآشنا ہیں بقول اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ اُن کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ اور سنیئے حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ جلد سوم ص۶۰۸ پر ایک سوال کے جواب میں کہ مولود خوانی مسجد میں جائز ہے یا نہیں رقمطراز ہیں:

مجلس میلاد مبارک کہ روایات صحیحہ سے ہو اور اشعار کہ پڑھے جائیں مطابق شرع مطہر ہوں اور الحان سے پڑھنے والے مرد غیر امرد ہوں مسجد میں جائز ہے کہ مساجد ذکر الٰہی کیلئے بنیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی ذکر الٰہی ہے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ جس میلاد میں واعظین موضوع روایات اور غلط سلط قصے کہانیاں بیان کریں اور آیات واحادیث کے غلط ترجمے کریں اور قرآن کی تفسیر بالرائے کریں اور نعت خوان بے ریش لڑکے ہوں یا ریش تراشیدہ ہوں جسکو فاسق معلن کہا گیا ہے اور جس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ واجب الاعادہ ہے - وہ میلاد جائز نہیں ہے - جائز کی شرائط وہی ہیں جو اعلٰحضرت نے بیان فرمائیں - جو میلاد جائز بشرائط المذکور ہو اس میں شمولیت باعث رفع درجات اور موجب کفارۂ سیآت اور حصول برکات کا سبب ہے - اس کا منکر ملحد اور بے دین ہے -

بیع اور شفعے فتاوی رضویہ جلد وصفحہ مذکور ، سوال یہ ہے کہ مسجد میں مسائل بطور وعظ کے قبل نماز کے کوئی نفل پڑھتا ہو کوئی سنتیں بیان کرنا چاہیے یا نہیں، یا بعد نماز کے -

جواب میں ارشاد فرماتے ہیں ، مسائل قبل نماز خواہ بعد نماز ایسے وقت بیان کئے جائیں کہ لوگ سننے کے لئے فارغ ہوں - نمازیوں کی نماز میں خلل نہ آئے - واللہ تعالٰی اعلم

سبحان اللہ کیا علم ہے اور کیا فقاہت - اللہ تعالٰے اعلٰی حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے - آپ حق بیان کرنے میں تیغ بے نیام ہیں - آپ کو نمازیوں کی نماز کا کتنا خیال ہے اور جو خیال ہے وہ مبنی علے الرائے نہیں بلکہ مبنی بر مذہب ہے -

سنئے بریلوی وہ ہے جو مسائل شرع میں آپ کے قول کو تسلیم کرے اور جھگڑا نہ کرے - اگر کرتا ہے تو وہ بریلوی نہیں اور جو بریلوی نہیں وہ سنی نہیں وہ غیر مقلد اہل حدیث وہابی ہے - آپ کو جو امر محقق ہوا اس کو آپ نے بغیر خوف لومۃ لائم لکھ دیا ، بیان کر دیا - مثلاً احکام شریعت ص۱۶۹ پر لکھ دیا کہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شب معراج عرش الٰہی پر مع نعلین مبارک تشریف لے جانا محض جھوٹ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اور موضوع ہے۔ کیا ہمارے نعت گو شاعروں نے اپنے کلام میں یہ نہیں لکھا کہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام جوڑے سمیت عرش الٰہی پر تشریف لے گئے۔ اور نعت خواں ہر مجلس میں یہ پڑھتے ہیں۔ اور عوام کے ذہنوں میں یہی بات سمائی ہوئی ہے کہ آپ جوتے سمیت تشریف لے گئے اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے اور موضوع ہے۔

اے عوام اور واعظین و خطبا! ہوش کیجئے بتاؤ اعلیٰ حضرت کو کیا کہو گے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، عورتوں کا قبور پر جانا بالخصوص مزاراتِ اولیا پر جانا اشد حرام ہے جو عورت جاتی ہے اس کے جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی اس پر لعنت ہوتی ہے۔ مہربانی فرما کر ذرا سوچ کر بتائیں کہ مزارات پر وہابیوں کی عورتیں جاتیں اور لعنت کی مستحق ہوتی ہیں یا ہم سنیوں پیریوں کی؟ انصاف سے فیصلہ کریں غصہ میں نہ آئیں۔ حق کے مقابلہ میں غصہ حرام ہے۔ میں نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کھول کر بیان کر دی ہے۔ تاکہ عوام اور خطبا، عوام آپ کو علم و فقہ کے بلند مقام پر بھی دیکھیں کہ آپ نے کیسے کیسے ہدایت کے چراغ جلائے ہیں اور کس نذر سے لوگوں کو بے دینی اور گمراہی سے روکا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے میرا مذہب وہ ہے جو میری کتابوں میں ہے۔ اللہ عوام اور خطبا اور واعظین کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی تصانیف پڑھنے کی توفیق فرمائے۔ ویسے تو یہ حضرات اپنے واعظوں میں فرماتے رہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے سینکڑوں کتابیں تصنیف کی ہیں مگر پڑھنے ایک بھی نہیں۔ صرف ایک کتاب پڑھتے ہیں وہ ہے حدائق بخشش۔

آخیر میں جملہ یارانِ طریقت سے گزارش ہے کہ اعلیٰ حضرت سجادہ نشین علی پور کا معظم العافانے جو فتویٰ اونچی آواز سے ذکر کرنے کے متعلق رسالہ الخوارہ الصوفیہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ماہ جنوری و فروری میں شائع کروایا ہے اس پر عامل اذکار بند ہوں اور اس کو حرز جاں بنائیں اور اغیار کے فریب میں نہ آئیں۔ رسالہ مجالہ ہمدرد سالہ مصنفہ مولانا مولوی محمد غازی صاحب گولڑہ شریف اور مصدقہ اعلیٰ حضرت گولڑوی قدس سرہ کے صفحہ ۵ پر لکھا ہے۔ برادران طریقت کو لازم ہے کہ اپنے مشائخ عظام کا پورا اتباع کریں جن کا سرمایہ کثرت ذکر و مراقبات بالتزام اتباع شریعت شریف تھا۔ طریقت اس کا نام نہیں کہ رسوم و بدعات سیئہ کے احکام اہمیت بڑھ کر پابند رہیں اور عوام کو جو ہدایت کریں بے نقط سنائیں اور وہابی خارجی کہہ اٹھیں انتہی بعبارتہ۔

آستانہ علی پور شریف اور آستانہ شرقپور شریف اور آستانہ گھنگ شریف سے وابستہ مریدین نقشبندی اور مجددی ہیں۔ طریقہ مجددیہ میں تو اونچی آواز سے ذکر کرنا مطلقاً منع ہے۔ اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ اونچی آواز سے ذکر کرنا دیگر سلاسل کے وظائف میں ہے حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔ نقشبندیوں پر لازم ہے کہ اپنے سلسلہ کے اکابر اور پیران عظام کی ہدایات کی اتباع کریں۔ ورنہ دیگر سلاسل کے اوراد و وظائف کی اتباع کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جیسے ہر شخص پر اپنے امام کی جس کا وہ مقلد ہے شریعت میں اتباع لازم ہے۔ ایسے علوم باطنیہ میں اپنے طریقت اور ذکر و اذکار میں جس سلسلہ سے وابستہ ہے۔ اس کے اکابر کی اتباع لازم ہے۔ نقشبندی ہو کر ذکر و اذکار میں اور اوراد و وظائف میں قادری پیران عظام کی پیروی کرنا محبوب نہیں ہے۔ قادری چشتی سہروردی اونچی آواز سے ذکر کریں تو کریں مگر نقشبندیوں کو تو اپنے پیروں کے طریق پر چلتے ہوئے اونچی آواز سے ذکر کرنے سے احتراز کرنا چاہیے مجھے ایک شخص نے جو قطب زماں حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید ہے بتایا کہ حضرت میاں صاحب تو ذکر کے وقت اونچا سانس بھی نہیں لینے دیتے تھے۔ ذکر خفی کو پسند کرتے تھے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سفر سرہند

تحریر: مولانا محمد طفیل صاحب حیدری قصوری

۵ فروری ۱۹۷۸ء کو ہمارا قافلہ دربارِ عالیہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری، دستار بندی اور ہدیۂ درود و سلام پڑھنے کے بعد تقریباً گیارہ بجے دن روانہ ہوا۔ مزار شریف کے احاطہ اور بارونق بازار سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو پاپٹیلیٹ ہوٹل کے سامنے جامع مسجد برکاتیہ دارالعلوم حزب الاحناف کے متصل دو پرائیویٹ بسیں کھڑی تھیں جو ہمیں واہگہ باڈر تک پہنچانے کے لئے لائی گئی تھیں۔ ہم نے اپنا سامان سفر ان کی چھتوں پر رکھ کر بسوں میں سوار ہو کر واہگہ باڈر کی جانب روانہ ہوئے جو لاہور سے تقریباً سولہ سترہ میل دور ہے۔

ہمارا قافلہ بڑے بزرگ نفوس پر مشتمل تھا۔ قافلے کی قیادت حضرت علامہ مولانا حامد علی خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ ملتان شریف والے کر رہے تھے اور ان کی اقتدار میں راقم الحروف کے پیر و مرشد حضرت صاحبزادہ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری اور صاحبزادہ غلام نقشبند صاحب چورہ شریف والے اور صاحبزادہ غلام نقشبند صاحب پیر قربان پاکپتن شریف والے خواجہ محمد صادق صاحب جہلم والے خواجہ عبدالکریم (رحمۃ اللہ علیہ) راولپنڈی شریف والوں کے پوتے اور مولانا فیض احمد فیضی خطیب اعظم راولپنڈی اور مولانا محمد سعید نقشبندی خطیب دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش اور مولانا عبدالقیوم عرفانی صاحب سابق

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

خطیب بادشاہی مسجد لاہور والوں کے علاوہ بہت سے صلحاء و علماء شامل تھے۔ واہگہ باڈر پر تقریباً ½ ۱۲ بجے پہنچے اور اپنا سامان بسوں سے اتار کر پاکستان کی کسٹم پوسٹ پر گئے اور وہاں ہمیں ہمارے پاسپورٹ بمعہ ویزا فارم دستیاب ہوئے۔ وہاں سے سامان وغیرہ چیک کروا کر ہم انڈیا کسٹم پوسٹ پر گئے اور وہاں ہمیں ہمارے پاسپورٹ ہمارا سامان پاکستانی قلیوں نے پاک ہند کی لائن بندی تک پہنچایا۔ پاکستانی قلیوں کی مزدوری کوئی مقرر نہیں تھی۔ تقریباً ایک قلی تین۔ چار روپے وصول کرتا تھا۔ اس کے برعکس انڈیا کے قلیوں کی مزدوری ۸ روپے مقرر تھی اور ان کا باقاعدہ ایک ٹھیکیدار تھا جو ان کے نام اور نمبر نوٹ کر کے رسید کاٹ دیتا تھا۔

انڈیا کسٹم پوسٹ پر پہنچے تو وہاں بھی ہمارے پاسپورٹ اور ویزا فارم چیک ہوئے۔ تھوڑا سا آگے چلے تو راستے میں کھڑے دو سکھوں نے ہم سے گیٹ پاس لے لیا۔ گیٹ سے باہر نکلے تو سامنے دو بسیں کے قریب ایک کھوکھے کی شکل میں انڈیا کا بینک نظر آیا۔ وہاں کے ملازمین نے بتایا کہ مہاراج پاکستانی نوٹ تبدیل کروا لیجئے۔ ناچیز کے پاس صرف ۲۵ روپے تھے جن کے عوض بائیس روپے ملے۔

جب تمام ساتھی اپنا اپنا سامان محفوظ کر کے بسوں میں بیٹھ گئے۔ تو ہمارے ڈپٹی لیڈر نے تمام سے پاسپورٹ لے کر ایک بریف کیس میں رکھ دیئے اور وہ بریف کیس خواجہ عبدالحمید صاحب صدر انجمن فلاح و بہبود زائرین پاکستان کچہری روڈ لاہور کے حوالے کر دیا گیا۔

سکھ ڈرائیور بسوں کو امرتسر کی طرف چلانے لگے جو اٹاری باڈر سے تقریباً ۲۶ کلومیٹر پر واقع ہے۔ ڈرائیور اور کنڈیکٹر کے علاوہ ایک ایک بھارتی پولیس

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

پولیس کا سپاہی اور ایک ایک تھانیدار فوجی بھی سوار تھا۔ جب بس امرتسر کے ریلوے اسٹیشن پر جا کر رکیں تو ہم نے سامان اتار کر نیچے رکھا اسٹیشن کے بالکل سامنے والے پارک کے گیٹ میں محکمہ اوقاف پنجاب بورڈ ریاست انبالہ کے معززین ہمارے استقبال کے لئے ہاتھوں میں ہار لئے کھڑے تھے۔ ہمارے وفد کے لیڈر اور لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس چوہدری محمد صدیق صاحب آگے بڑھے تو انہوں نے چوہدری صاحب کے گلے میں ہار پہنائے اور مصافحہ کیا بعد ہیں وفد کے چیدہ چیدہ حضرات کے گلے میں بھی ہار ڈالے گئے۔ غرض انہوں نے بڑے پُرتپاک طریقے سے ہمارا استقبال کیا۔

پارک کے اندر ٹینٹوں میں ہمارے لئے چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔ نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ ہم نے صاحبزادہ فیض علی فیضی کی اقتدا میں نماز کو ادا کیا اور اسکے بعد چائے پینے کے لئے آگے بڑھے۔ خاصی پر تکلف دعوت تھی وہاں سے فارغ ہو کر سیدھے اسٹیشن پر آئے۔ سامان گاڑی میں رکھا۔ گاڑی چھوٹنے کا وقت قریب تھا۔ جنتا ایکسپریس امرتسر سے دہلی کی جانب روانہ ہوئی۔ کچھ دیر بعد مانانوالہ اسٹیشن آیا۔ دو تین منٹ وہاں رکنے کے بعد منزل کیطرف چلی نماز مغرب تمام دوستوں نے فرداً فرداً سیٹوں پر ادا کی۔ پھر راستے میں کئی اسٹیشن آئے مگر رات کی تاریکی کی وجہ سے نام معلوم نہ ہو سکے تا آنکہ ایک اسٹیشن پر رکی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جنڈیالہ ہے۔ پھر اور کئی اسٹیشن آئے حتٰے کہ رات کے دس بجے سرہند شریف کے اسٹیشن پر جا کر گاڑی رکی۔ سامان اتار کر پلیٹ فارم پر رکھا تو سامنے سکھ معززین ہمارے استقبال کے لئے ہاتھوں میں ہار لئے کھڑے تھے۔ انہوں نے ہار پہنائے اور بھارت پاک دوستی زندہ باد کے نعرے لگائے اور کہنے لگے کہ آپ سامان

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اٹھانے کی تکلیف نہ کریں۔ ہمارے آدمی خود آپ کا سامان بسوں میں رکھیں گے اور سامنے لگے ہوئے ٹینٹوں کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ آپ حضرات چائے نوش فرمائیں۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ خورد و نوش کے انتظام کے علاوہ ایک سٹیج لگی ہوئی تھی تقریباً ۱۵۰ کرسیوں کا انتظام تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ کوئی استقبالیہ تقریب منعقد ہونے والی ہے۔

ہمارے وفد کے آدمی یکے بعد دیگرے کرسیوں پر بیٹھتے گئے۔ تقریب کا آغاز ایک سکھ نے استقبالیہ کلمات سے کیا اور اپنے پنجاب کے منسٹر کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اب میں جناب چیمہ صاحب کی خدمت میں بینتی کرتا ہوں کہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ چیمہ صاحب نے اپنے مختصر الفاظ میں ہمارا استقبال کیا۔ پھر ہمارے وفد کے لیڈر جناب جسٹس چوہدری محمد صدیق صاحب کیطرف اشارہ کرتے ہوئے اشارہ کرتے ہوئے اظہار خیال کرنے کو کہا گیا۔ چوہدری صاحب نے سکھ انتظامیہ کا اپنے اور اپنے وفد کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر سٹیج سیکرٹری نے دوسری جانب لگے ہوئے ٹینٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کھانے کی دعوت دی۔ وہاں گئے تو امرتسر سے بھی زیادہ پر تکلف دعوت دیکھنے میں آئی۔ سامنے کھڑی ہوئی بسوں پر سکھ معززین ہمارا سامان رکھ رہے تھے ایک سکھ نے سامان رکھنے والوں کو مخاطب کرکے کہا کہ مہاراج سامان اس طریقہ سے رکھیو کہ کوئی چیز راستے میں گر نہ جائے۔

بسوں کے اندر بیٹھتے ہی بسیں دربار شریف کی طرف روانہ ہوئیں۔ جو تقریباً وہاں سے ۳/۴ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ سرہند شریف سے باہر نکلے تو امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر لگی ہوئی لائٹیں دکھائی دیں۔ ایک زائر نے فرط محبت میں مسرور ہو کر قصیدہ پڑھنا شروع

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کیا۔ حتیٰ کہ ساڑھے گیارہ بجے رات ہماری بسیں دربار شریف کے احاطہ کے جنرل گیٹ کے سامنے جا کر کھڑی ہوئیں۔ نیچے اترے تو انڈیا سے آئے ہوئے مسلمان زائرین نے ہمارا والہانہ استقبال کیا۔ آبدیدہ ہو کر گلے ملے اور ہمارا سامان اتار کر گیٹ کی ڈیوڑھی پر بنے ہوئے کمروں میں جا کر رکھا۔ جو پاکستانی زائرین کے لئے مخصوص کئے گئے تھے۔ ہم اپنا اپنا سامان محفوظ کر کے مزار شریف کی حاضری کے لئے چلے۔

جب وضو کرنے والے تالاب کے قریب والے گیٹ میں داخل ہوئے تو آپ کے مزار پرانوار کے گنبد ابیض پر نگاہیں پڑیں تو فرطِ محبت سے جسم کا رونگٹا رونگٹا کھڑا ہو گیا اور طبیعت میں عجب سرور کی لہر دوڑ گئی۔ مسجد کے گیٹ کے ساتھ آپ کے مزار کی ڈیوڑھی کا گیٹ آیا تو وہاں پر جوتے اتار کر اندر داخل ہوئے تو دو رویا لگی ہوئی ٹیوبیں روشنی کا عجب ہی منظر پیش کر رہی تھیں۔ مزار شریف کے اندر گئے تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آسمان سے نور کی بارش ہو رہی ہے اور مزار بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔ اس مقام پر مجھے اقبالؒ کے یہ شعر یاد آئے ؎

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے جسکے نفسِ گرم سے ہے گرمئ احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہباں!
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

رضا عابد حسین کی وفات پر میرے تاثرات

شہر قصور کے حسین و نوجوان رضا عابد حسین قصوری بی - اے قلیل عمر بائیس سال میں بقضائے الٰہی مورخہ ۲۷/۴/۷۹ کو بوقت تہجد بروز جمعہ شریف انتقال کر گئے - مرحوم و مغفور اپنے مختصر دورِ حیات میں معاشرے اور پسماندگان پر ایسے اَنمٹ نقوش چھوڑ گئے ہیں جنہیں مٹایا نہیں جا سکتا دینِ اسلام سے لازوال محبت و شوق کی بنا پر وہ مجھ سے ایک عرصہ تک دینی و مذہبی تعلیم حاصل کرتا رہا گلستاں بوستاں تک فارسی کی تعلیم اور صرف و نحو عربی ادب کی دیگر کئی کتابیں نہایت محنت و اشتیاق سے پڑھیں -

عزیز رضا عابد حسین قصوری شاگرد رشید بلا کا ذہین تھا جو پڑھتا اسے خوب ذہن نشین کر لیتا اور بعد ازاں دوسروں کو اس سے مستفیض و مستفید کرتا - اپنی خداداد ذہانت اور ننھی عمر ہونے کے باوجود دیگر تمام شاگردوں میں سے انہیں منفرد مقام حاصل رہا - ان کی اکثر ماہرانہ شعلہ بیان تقاریر خصوصاً ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں ہدایت و تلقین کا باعث بنتی رہیں اور ان خصوصیات سے وہ اسی سال اسلامیہ ڈگری کالج قصور کے سیکرٹری بڑے اعزاز کے ساتھ منتخب ہوئے اور مقابلے میں دیگر گیارہ امیدواران کی ضمانتیں ضبط ہوئیں اور انہیں اسلامی طالب علم لیڈر کی شہرت نصیب ہوئی - ان کے کارہائے نمایاں ہمیشہ بے مثل رہیں گے کالج میں اپنی اہم خدمات کی وجہ سے آج بھی طالب علموں کے دلوں میں وہ رشک مزار ہیں -

رضا عابد حسین قصوری شیریں بیان مقرر، شاعر اور جانباز نوج

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

قصور الف کمپنی کے مایہ ناز کمپنی کمانڈر تھے اور چند ماہ کی ملازمت اے۔جی آفس لاہور میں اپنی نیک شرافت و قابلیت کی بدولت فلور نمبر ۳ کے بلا مقابلہ منتخب صدر تھے اور دفتری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ وکالت کا کورس یعنی ایل۔ایل۔بی کی تعلیم لاہور لاء کالج میں حاصل کر رہے تھے۔ مقابلے کا امتحان دینے اور بعد ازاں شادی خانہ آبادی کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

رضا عابد حسین مرحوم دائیں جانب کی ران کے پٹھے میں کینسر کی تکلیف میں دو ماہ تک سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے۔ ان کے معالج ڈاکٹر حاجی عنایت اللہ اکثر کہتے: ایسا پیارا صائب الرائے مریض اس سے پہلے ہمیں کبھی نہیں ملا۔ جسمانی کمزوری تھی مگر حکم خداوندی نماز بستر علالت پر ادا ہوتی رہی۔ نزع کے وقت سورہ فاتحہ (الحمد شریف) کا بکثرت ورد آخر دم تک زبان پر رہا۔ ان کے کثیر التعداد جنازہ میں تقریباً ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے رہنماؤں اور فاضل علمائے دین اور بے شمار مقامی اہم شخصیتوں کے علاوہ بہت سے طالب علموں اور شہریوں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ راقم نے خود پڑھائی اور بعد نماز عصر ان کی اپنی آخری خواہش کے مطابق ان کے دادا میاں غلام محمد مرحوم کے پاس قبرستان درگاہ حضرت سید کامل شاہ ہمدانی سپرد خاک کیا گیا۔ ان کے والد محمد الدین رضا قصوری آستانہ علی پور شریف کے دیرینہ غلاموں میں سے ہیں۔ شہزادگان پیر خانہ سے اپنے لخت جگر کی دعائے مغفرت کی اپیل کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالےٰ ان کے ورثاء اور وسیع حلقہ احباب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم عزیز کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ نصیب عطا ہو۔ آمین

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain